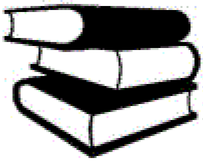

تعارف وتبصرہ کتب

حیات نعمانیؒ .... مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی

قافلۂ ولی اللھی کے عظیم جرنیل، فکر شیخ الہندؒ کے شارح اور برصغیر میں تبلیغ اسلام کے نبض شناس حضرت مولانا منظور احمد نعمانی ۱۹۹۷ء میں دارفانی سے کوچ کر گئے مگر ماہنامہ الفرقان سمیت درجنوں تصانیف کی شکل میں ان کا فیض آج بھی جاری وساری ہے۔ مولانا نعمانیؒ برصغیر کے ان چند گنے چنے اکابر میں سے تھے جنہوں نے قومی، ملی، مذہبی اور اصلاحی جیسے مختلف اور متنوع محاذوں پر تبلیغ اسلام جیسا عظیم فریضہ انجام دیا۔ وہ بیک وقت، مبلغ، مفسر، محقق، مصنف، خطیب، داعی اور صوفی تھے۔ بقول محترم سجاد میاں صاحب کہ ”ایسی جامع الکمالات شخصیت کی سوانح لکھنا، اور ۷۰ سال سے کچھ زیادہ ہی عرصے کے زمانی اور ہزاروں میل کے مکانی رقبے پر پھیلی ہوئی، مختلف بلکہ متضاد میدانوں میں اس کی خدمات کا بیان کوئی آسان کام ہے؟ (حیات نعمانی)

یقیناً مولانا خلیل الرحمٰن سجاد صاحب کے اس دعوے سے ہمیں مکمل اتفاق ہے۔ مگر الولد سر لابیہ کی بنیاد پر صاحب سوانح کے علمی، فکری اور روحانی جانشین حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی نے یہ علمی معرکہ سر کر کے ”حیات نعمانی“ کی شکل میں تمام مسلمانان ہند کا قرضہ چکا دیا۔

زیر تبصرہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصے میں ۱۴ ابواب ہیں جس میں حضرت نعمانیؒ کے وطن پیدائش، خاندان، تعلیم، تدریس، صحافت، سیاسی جدو جہد، خانقاہی زندگی، دارالعلوم دیوبند سے وابستگی، ملی مسائل، تصنیفات وتالیفات، اسفار، ملفوظات ومکتوبات، مزاج ومذاق، عادات واولاد اور وفات پر تعزیتی شذرات سمیت ان کے متعلقہ اہم شخصیات کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے جبکہ دوسرے حصے میں بندگان حق کی یافت: کس کو پایا؟ کیا پایا؟ کے عنوان ۱۴ اکابرین امت کا تذکرہ خود صاحب سوانح کے قلم سے شامل اشاعت ہے جن سے صاحب سوانح نے دیدار ملاقات یا افادہ واستفادہ کیا۔ کتاب کا ہر ورق چشم کشا ہے، علماء کیلئے ضابطہ حیات، مبلغین کے لئے لائحہ عمل اور دیوبندیت کی تعبیر وتشریح پر منحصر ہونے کی وجہ سے بار بار پڑھنے کے قابل ہے مگر ”ہدیہ تبریک“ کے عنوان سے مولانا خلیل الرحمٰن سجاد صاحب کا ابتدائیہ ادب عالی کا نمونہ ہے اسی طرح صفحہ ۲۵۲ پر ”اور ...... خود اپنی نگاہ میں“! کے عنوان صاحب سوانح نے الفرقان کے وفیات نمبر کے نگاہ اولین میں اپنے وقت موعود کو تصور کرتے ہوئے ایک ”شذرہ“ لکھا تھا جو اپنی جامعیت اور معنویت کے لحاظ سے بالکل منفرد تحریر ہے جبکہ آخر میں